توضیح

روایات

دربیانِ

صحبتِ صادقاں

از

فاضل العصر اسعد العلماء حضرت ابو سعید سید محمود صاحب تشریف اللہیؒ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

توضیح روایات دربیانِ صحبتِ صادقاں:- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

یٰٓاَیُّھَاالَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَ کُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ ﴿﴾ (سورۃ التوبۃ-119) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

ترجمہ:- اے مومنو! تم خدا سے ڈرو اور صادقین کے ساتھ ہو جاؤ۔

بعض مفسرین نے صحابہؓ ومہاجرینؓ کی صحبت مراد لی ہے حالانکہ آیتِ شریفہ کے الفاظ کا مفہوم عام ہے جس پر قیامت تک عمل ہوتا رہے گا اور ہونا بھی چاہیئے ورنہ "کُوۡنُوۡا" کا مفہومِ استمراریت باقی نہ رہ سکے گا۔ اسی لیئے

صاحبِ تفسیرِ کشاف نے لکھا ہے کہ:-

ھوالذی صدقوانی دین اللہ نیۃ و قولا و عملا۔ (تفسیرِ کشاف)

ترجمہ:- یہ وہی لوگ ہیں جو صادق ہیں اللہ کے دین میں اور نیت میں اور قول و فعل میں۔

جن لوگوں کو خلیفتہ اللہ کی صحبت کا شرف حاصل ہوا اُن کی صحبتِ صادق ذاتِ خلیفتہ اللہ سے متعلق تھی اور جن کو صحابہؓ ومہاجرینؓ کے صحبت کا موقع ملا ان کے لیئے یہی حضرات صادقین کا حکم رکھتے تھے ۔ اِسی طرح تابعین و تبع تابعین پر اور ان کے بعد قیامت تک صالحین و راشدین پر صادقین کا حکم مطابق ہوا اور ہوتا رہے گا۔ اس کے علاوہ آیتِ شریفہ کے حکم "اَتَّقُوا اللّٰہَ" پر غور کرنا چاہیئے اس کے معنی ہیں "اللہ سے ڈرو" شوق کا تعلق منفعت سے خوف کا تعلق مضرت ہوا کرتا ہے۔ شوق اور خوف یہ دو ایسے جذبے ہیں جن میں ضبطِ نفس اور رہبر کی پیروی ضروری ہوتی ہے۔ ورنہ حدود سے متجاوز ہو جانے کا امکان رہتا ہے۔ جس کی وجہ صراطِ مستقیم پر قائم نہیں رہ سکتا۔ مثلاً نمازِ فجر کے جو فضائل بیان ہوئے ہیں اُن سے اگر کسی شخص کا جذبۂ شوق یا خوف اس درجہ متاثر ہو کہ اس کے بجائے دو رکعت کے چار رکعت نمازِ فجر ادا کرنے کی جانب مائل کردے تو ظاہر ہے کہ اس کا یہ عمل گمراہی کا باعث ہو

جائے گا خصوصاً تقویٰ کا تعلق افعالِ قلوب سے ہے اس لیئے اربابِ باطن کی صحبت اس کے لیئے ضروری ہے تا کہ نظریات و تصورات وعقاید واعمال میں حدود اللہ سے متجاوز یا قصور نہ ہونے پائے۔ اسی لیئے اللہ تعالیٰ نے "اَتَّقُوا اللّٰہَ" کا حکم دینے کے بعد ہی

"کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ" فرمایاہے۔پس جس طرح تقویٰ ہر مومن پر فرض ولازم ہے اِسی طرح صحبتِ صادقاں بھی فرض ولازم ہے اور اِسی لئے حضرت مہدی علیہ السلام نے بحکمِ خدائے تعالیٰ صحبتِ صادقاں فرض قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِیْعُوْا فَرِیْقًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ یَرُدُّوْکُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ کٰفِرِیْنَ ۝

(سورۃ العمران۔100)

ترجمہ:- اے لوگو! جو ایمان لاچکے ہو اگر تم اہلِ کتاب سے کسی فریق کی اتباع اختیار کروگے تو وہ تمہارے ایمان کے باوجود تم کو کفر کی حالت کی طرف پھیر دیں گے۔

اس سے ظاہر ہے کہ بری صحبت کا اثر مومن کے ایمان کو بھی متاثر کر سکتا ہے اِسی لئے کہا جاتا ہے کہ :-

صحبتِ طالع تُرا صالح کُند ☆☆ صحبتِ طالع تُرا صالح کُند

دیں نہ گردد پختہ بے آدابِ عشق ☆☆ دیں بگیر از صحبتِ اربابِ عشق

(اقبال)

اور حضرت مہدی علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے کہ:-

باجماعتے موافقت کنید کہ ذکرِ خدا در راہِ خدا آساں شود۔

ترجمہ:- ایسی جماعت سے موافقت کرو کہ ذکرِ خدا راہِ خدا آسان ہو جائے۔

خیر القرون یعنی صحابہؓ و تابعین و تبع تابعین کے بعد یہ جماعت فقرائے کرام کی ہے جن کو سلسلۂ صحبتِ فیضِ تربیت دست بدست اور سینہ بسینہ حاصل رہتا ہے۔ اُن کی صحبت و تربیت میں رہ کر آدابِ عشق اور اعمالِ تقویٰ پر بآسانی کار بند ہو سکتے ہیں۔اِسی لئے مذہبِ مہدویہ میں بیعت و صحبت کی بہت اہمیت وضرورت بیان کی گئی ہے صاحبِ شواہد الولایت نے مرشد کی صحبت میں رہنے والوں کے لئے گیارہ آدابِ صحبت بیان کئے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:-

(1)۔خواہ معمولی کام ہو یا اہم کام ہر حالت میں پیش دستی کرنی چاہئے۔

(2)۔بلند و تیز آواز سے بات نہ کی جائے۔ جیسے کہ اشتعالِ جذبات میں کی جاتی ہے۔

(3)۔ سخن نرم نہ زیادہ آہستہ نہ زیادہ زور دار یعنی نہایت منکسرانہ و ملتجیانہ گفتگو کی جائے۔

(4)۔ حجرہ یا قیام گاہ کے باہر ایسی آواز نہ کرے اور اس طرح نہ پکارے کہ آداب کے خلاف ہو۔

(5)۔ حکم نہ کریں کہ فلاں کام کیا جائے یا نہ کیا جائے۔

(6)۔ بار بار سوالات نہ کرے۔

(7)۔ ایمان کی محبت بڑھائے۔

(8)۔ ایمان و احکام ایمان سے رغبت قائم کرے۔

(9)۔ کفر سے اور

(10)۔ برے کاموں سے اور

(11)۔ نافرمانی سے احتراز کرے۔

آنحضرت ﷺ کی صحبت میں رہنے والوں کے لیے اللہ تعالی نے ایسی ہی ہدایات فرمائی ہیں۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝

(سورۃ الحجرٰت۔1)

ترجمہ:- اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسولؐ (کی اجازت) سے پہلے تم سبقت نہ کیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ سننے اور جاننے والا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ (سورۃ الحجرات۔2)

ترجمہ:- اے ایمان والو! تم اپنی آواز کو نبیؐ کی آواز پر بلند نہ کرو اور نہ ان سے ایسے کھل کر بات کرو جیسے کہ تم آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہیں (ورنہ) تمہارے اعمال حبط ہو جائیں گے اور تم نہیں جانتے ہو۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ۝ (سورۃ الحجرٰت 4)

ترجمہ:- جو لوگ تجھ کو (نبی صلعم کو) حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں اُن میں اکثروں کو عقل نہیں ہے۔

وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ فِيۡكُمۡ رَسُوۡلَ اللّٰهِ‌ؕ لَوۡ يُطِيۡعُكُمۡ فِىۡ كَثِيۡرٍ مِّنَ الۡاَمۡرِ لَعَنِتُّمۡ وَلٰـكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيۡكُمُ الۡاِيۡمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِىۡ قُلُوۡبِكُمۡ وَكَرَّهَ اِلَيۡكُمُ الۡكُفۡرَ وَالۡفُسُوۡقَ وَالۡعِصۡيَانَ‌ؕ اُولٰۤـئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوۡنَ ۝7 فَضۡلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعۡمَةً‌ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ۝8 (سورۃ الحجرٰت۔ 7-8)

ترجمہ:- جان لو! تم میں اللہ کے رسولؐ موجود ہیں۔ بہت سی باتیں ایسی ہیں کہ اگر وہ اس میں تمہارا کہنا مانیں تو تم کو بڑی مضرت ہو گی۔ اور لیکن اللہ نے تم کو ایمان کی محبت دی ہے۔ اور تمہارے دلوں میں اس کی رغبت پیدا کر دی ہے۔ اور تم کو کفر بدکاریوں اور نافرمانیوں سے نفرت دے دی ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی نعمت سے بھلائی پانے والے ہیں۔ اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔